فہرست مضامین

مقدمہ	3
انسان کی ۶۳ سالہ زندگی کا تجزیہ	9
چند نصیحت آموز باتیں	28
فرمان الٰہی ہے ذرا غور کریں	28
کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟	29
.....مگر یہ ممکن نہیں	30
یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے	31
دو چیزوں کا ذکر ایک سے افضل ہے	32
ذرا سنبھلئے ورنہ وہ تجھے کچل کے رکھ دے گی	34
وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے	35
(۱) ایک رات (30 ہزار 215) راتوں سے بہتر	36
(۲) ایک منٹ میں ۴ قرآن پڑھنے کا ثواب	39
(۳) ایک منٹ میں (۷۳۲۰) نیکیاں	42
(۴) دو سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں	44
(۵) دس سیکنڈ میں چالیس ہزار نیکیاں	46
(۶) صرف ۴ منٹ کا عمل اور آج اس آدمی سے افضل کوئی نہیں مگر...	48
(۷) دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب	51
(۸) ایک منٹ میں ایک ہزار نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف:	54
(۹) دو تین منٹ میں (۳۶۰۰) نیکیاں	56

(۱۰) چلتے چلتے دو سیکنڈ میں تین سو نیکیاں	59
(۱۱) ایک آدھ منٹ کے عمل سے ایک نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر	64
(۱۲) بازار میں چلتے چلتے جنت اور دس لاکھ نیکیاں اور دس لاکھ گناہ معاف اور جنت میں محل	68
(۱۳) (۱) ایک منٹ میں دعا قبول (۲) اور ایک منٹ میں جنت:	71
(۱۴) ۱۵ سیکنڈ میں دعا قبول اور نماز پڑھی تو نماز قبول	73
(۱۵) دس سیکنڈ کی دعا میں قرآن وحدیث کی تمام دعائیں مانگ لیجئے:	76
(۱۶) آدھے منٹ میں صبح سے لیکر اچاشت کے وقت تک کی عبادت کا ثواب	78
(۱۷) صرف چار منٹ کا عمل اور قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہیں	82
(۱۸) جنت واجب اور پانچ سیکنڈ میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولئے	83
(۱۹) ایک منٹ میں بڑے بڑے صدقات وخیرات کے برابر ثواب	87
(۲۰) صرف دس سیکنڈ میں اہلِ جنت بنئے:	89
(۲۱) صرف پندرہ سیکنڈ کا عمل اور مرتے ہی جنت:	92
(۲۲) پانچ سیکنڈ میں تمام گناہ بخشوایئے	94
(۲۳) واہ جی واہ! ۲ بار الحمدللہ کہنے سے اللہ راضی	95
(۲۴) ایک بار تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانے پر جنت	98
(۲۵) مصافحہ کرنے پر بخشش:	100
(۲۶) سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بہشت	102
(۲۷) ایک منٹ میں اللہ کی ۵ سو رحمتوں کا نزول	108
تخریج الأحادیث السابقة	113

انسان خطا کا پتلا ہے۔اس کتاب میں جو کوئی غلطی یا خطاء ہوگئی ہے۔وہ میری طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ خیر خواہی کے جذبے سے کام لیتے ہوئے درگزر فرمائیں اور اصلاح فرمائیں کوئی شخص بھی پیدائشی عالم نہیں ہوتا اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے

مؤلف

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،
اردو بازار لاہور فون: 7321118

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم امابعد:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿والوزنُ یومئذٍ الحقّ فمن ثقُلت موازینُہ فاولئک هُم المفلحون، ومَن خفّت موازینہ فأولئک الذین خَسِروا أنفسهُم بما کانوا بآیاتنا یَظلِمُون﴾ (الأعراف 8-9).

یعنی اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔ پھر جس کے وزن بھاری ہوئے سو وہی ہیں نجات پانے والے (یعنی جنت میں جانے والے)، اور جس کے وزن ہلکے ہوئے، سو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو پکڑے جائیں گے) اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے)

اپنے بندے پر اللہ کے رحم وکرم اور تلطف کی حد ہوگئی کہ اسنے ایک ہی نیکی پر دس نیکیاں دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا ﴿فمن جاء بالحسنةِ فله عشرُ أمثالها ، ومن جاء

بالسیّئة فلا یُجزَی إلاّ مثلها وهم لا یظلمون﴾ (الأنعام : 160) (یعنی جس نے ایک نیکی کمائی تو کم از کم ویسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، زائد کی کوئی حد نہیں ﴿و الله یضاعف لمن یشاء﴾ (اللہ تعالیٰ جسکے لئے (جتنا) چاہیں بڑھا سکتے ہیں)۔اور جو ایک بدی کا مرتکب ہوا تو ویسی ایک بدی کی جو سزا مقرر ہے اس سے آگے نہ بڑھیں گے، تخفیف کر دیں یا بالکل ہی معاف فرما دیں یہ (اللہ کو) اختیار ہے، پھر جہاں وفورِ رحمت کی یہ کیفیت ہو وہاں ظلم کا کیا امکان ہے (از تفسیر عثمانی)۔

دیکھئے تو ذرا! اپنے بندے پر اللہ کے رحم و کرم اور تلطف کی حد نہیں ہو گئی تو اور کیا ہے؟ کہ کچھ نہ کرنے پر بھی اسکے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جا رہی ہیں: اسی کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (فمن همّ بحسنة فلم یعملها ، کتب الله له عنده حسنة کاملة ... الحدیث) بس جو شخص (صرف) نیکی کا ارادہ کرے ، اور نیکی نہ (بھی) کرے ، تو اللہ اپنے

نزدیک (اسکے لئے) ایک مکمل نیکی لکھتا ہے۔اور اگر نیکی کا قصد کرے اور (پھر) نیکی بھی کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لیکر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھ دیتا ہے۔اور جس نے برائی کا قصد کیا اور برائی نہ کی (تلطف اور کرم کی حد یہ ہے کہ) اسپر بھی اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا۔اور اگر قصد کیا اس برائی کا اور اس برائی کو کر گذرا تو (دس برائیاں نہیں بلکہ) اس کے بدلے ایک (ہی) برائی لکھتا ہے)۔(رواہ البخاری و مسلم کما فی المشکاۃ باب سعۃ رحمۃ اللہ)۔

اور یہ اللہ کے تلطف اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ بندے کے معمولی سے عمل پر نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتے ہیں اور ایک یا دو بول بولنے سے ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں پڑھیں گے کہ وہ تو اپنے بندے کے دو ہی بار (الحمدللہ) کہنے سے راضی ہو جاتا ہے۔اگر اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے دو بار (الحمدللہ) کہنے سے راضی ہو جائے تو کتنا سستا سودا ہے یارو! کہ سودا بھی اور ثواب بھی۔

مگر دوستو! اس سب کچھ کے باوجود اس بات کو مت بھولو کہ اس نے ہمیں یہ خبر بھی سنادی ہے ﴿وتمّت كلمة ربّك لأملئنّ جهنّم من الجنّة والناس أجمعين﴾ (هود : 119) کہ تیرے رب کی (یہ) بات طے شدہ ہے کہ دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے اکھٹے ضرور بھردوں گا)

بس تو جہنم میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا قیامت کے دن ترازو میں کم ہونا ہے جیسے کہ شروع میں گذر چکا۔ اسی طرح جنت میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں ۔ان سب کا احاطہ اس کتابچہ میں ممکن نہیں ۔ان اسباب میں سے ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا زیادہ ہونا ہے ۔بس نیکوں میں زیادتی جنت میں جانے کا سبب ہے ۔اور برائیوں میں زیادتی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔(نعوذ باللہ من عذاب النار)۔

ہم نے اپنے اس کتابچے میں چند ایسی احادیث جمع کی ہیں جن پر عمل کے لئے بلکل ہی معمولی سی محنت اور وقت

درکار ہے مگر نیکیوں کے ایسے انبار لگ جاتے ہیں کہ انسان اسکا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

آیت شریفہ میں مذکور وعدہ کے مطابق ہم ایک نیکی کو دس سے ضرب دیکر ایک دن ، ایک ماہ ، ایک سال اور 20 سال کی نیکیوں کا حاصل ضرب نکالیں گے ۔(یعنی ایک آدمی اگر ایک نیکی کو ۲۰ سال مسلسل کرتا رہے تو اس عرصہ میں اسکی نیکیوں کا عدد کیا بنے گا؟) انسان کی 20 سال کی اوسط عمر ہم نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں اختیار کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا (أعذر الله إلى امرئ أخّر أجله حتى بلغه ستين سنة) (رواه البخاري كما في المشكاة رقم 5272 باب الأمل والحرص)

ترجمہ: (اللہ تعالی نے اس شخص کا عذر دور کر دیا جس کی موت کو موخر کر کے ساٹھ برس تک اس کی عمر کردی) ۔

(یادرہے کہ ساٹھ سال کا اوسط 20 سال ہوتا ہے)۔

جن دنیاداروں کے پاس اللہ کی یاد اور اسکی عبادت کے

لئے بالکل وقت نہیں۔ یہ کتابچہ ہم نے خصوصاً انہی حضرات کے لئے اور عموماً سب مسلمانوں کے لئے لکھا ہے۔ اس میں ہم نے ایسے اعمال جمع کئے ہیں جن کو کرنے میں دو چار منٹ یا سکینڈ دو سیکنڈ ہی لگتے ہیں مگر ان سے لاکھوں اور کروڑوں نیکیاں بن جاتی ہیں۔

اور ہم نے اس کتابچہ میں اعمال سے متعلقہ جو احادیث بیان کی ہیں وہ سب کی سب حسن یا صحیح کے درجہ کی ہیں کوئی ضعیف حدیث ان میں نہیں ہے۔ (والحمدللہ علی ذلک)۔

بس بخیل، مسکین اور بدبخت ہے وہ شخص جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے (1440) منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد اور فرائض کی ادائیگی کیلئے نہیں لے سکتا۔ اللہ تعالے ہر انسان کو ایسے نفس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين (أبو طلحة)

ایک انمول بحث

انسان کی 63 سالہ زندگی کا تجزیہ

موجودہ دور میں عام انسان کی زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس کی اصل اور حقیقی زندگی صرف 3 سال کے لگ بھگ بنتی ہے (حقیقی زندگی سے ہماری مراد انسان کی وہ زندگی ہے جس کے لئے اسکو پیدا کیا گیا۔ اور وہ ہے اللہ تعالے کی عبادت) انسان کی حقیقی زندگی صرف تین سال ہے ؟ آیئے تو ہم اپنی اس زندگی کا تجزیہ کرکے دیکھیں کہ یہ بات کس حد تک درست ہے؟

ہاں! تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (میری امت کی عمر (60) برس سے (70) برس تک ہے)۔ (رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث غریب کما فی المشکاۃ رقم: 5279)۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: (میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہیں، اور امت میں

بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو 60 یا 70 برس) سے تجاوز کرتے ہیں
(رواہ الترمذی وابن ماجہ کمافی المشکاۃ رقم 5280 وإسنادہ حسن) .

موجودہ دور میں انسان کی اوسط عمر 40 سے 50 برس کے درمیان ہے۔فرض کیجئے کہ انسان کی کل عمر بجائے 40 یا 50 کے 63 برس ہے کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کی عمر مبارک 63 برس ہوئی ہے۔ ان 63 برس کو میں اور آپ کیسے گذارتے ہیں؟ بس مذکورہ بحث سے اسی چیز کا احساس دلانا مقصد ہے کہ ہم جیسے دنیا داروں کی 63 سالہ یہ زندگی کیسے گزرتی ہے؟

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انٹرنیشنل قانون یہ ہے کہ آدمی روزانہ 8 گھنٹے ڈیوٹی دیتا ہے۔اور ایک دن اور رات میں کل 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔اس حساب سے آدمی ایک دن میں اگر 8 گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دے تو 63 سال میں 21 سال کا عرصہ وہ سروس میں گزار دیتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری اصول کے مطابق صحت کو بحال رکھنے

کے لیے 8 گھنٹے سونا ضروری ہے۔ بس اگر انسان 8 گھنٹے روزانہ سوئے تو 63 سال میں 21 سال آدمی سو کر گزار دیتا ہے۔

اس طرح میں اور آپ 63 برس میں سے 21+21=42 سال صرف اس نفس پروری کے لیئے سروس اور نیند میں گزار دیتے ہیں۔ ہماری اس 63 سالہ زندگی میں سے 42 سال جو کام اور نیند میں گزر گئے اس کے بعد میرے اور آپ کے پاس زندگی کے 21 سال باقی رہ گئے۔

اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے 12 یا 13 سال یعنی بالغ ہونے تک بچہ شریعت کا مکلف نہیں ہوتا۔یعنی نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ بالغ ہونے تک اگر ادا نہ کرے گا تو اللہ تعالی کے ہاں اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔اور سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے یہ 12 یا 13 سال بچہ کھیل کود ہی میں گزار دیتا ہے اور سب گھر والے اور عزیز و اقارب بچے کو کھلونوں کے ساتھ بہلاتے پھسلاتے رہتے ہیں۔اور اس کے لیے رنگ رنگ کے تحائف اور کھلونے خرید کر لاتے

رہتے ہیں۔اسی کوخواجہ عزیزالحسن مجذوب فرماتے ہیں:

جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوایا
تو بدمستیوں میں جوانی گنوائی
جو اَب غفلتوں میں بڑھاپا گنوایا
تو بس یہ سمجھ زندگانی گنوائی

اور ایک دوسرے موقع پر خواجہ صاحب فرماتے ہیں:

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کردے گی بلکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بہر حال انسانی زندگی کے یہ 13 برس بھی کھیل کود اور لڑکپن میں گزر جاتے ہیں۔42 میں 13 سال بچپن کے جمع کیے تو کل 53 سال ہو گئے۔بس انسان کی 63 سالہ زندگی میں

سے یہ وہ 53 سال ہیں جو اس نے صرف کھیل کود، سروس اور نیند ہی میں گذار دیئے۔اور 53 سال کی اس زندگی میں انسان نے اپنے پالن ہار کی کچھ بھی عبادت نہیں کی حالانکہ اسکو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ بلکہ زندگی کے یہ 53 برس انسان نے صرف اپنی ہی تن پروری میں گذار دیئے۔اور جس مقصدِ عبادت کے لئے اسکو اور جنات کو پیدا کیا گیا تھا سب سے زیادہ اسی مقصد میں کوتاہی کا مرتکب ہوا (الا ماشاء اللہ)۔

53 برس عبادت کے بغیر گذارنے کے بعد میری اور آپ کی زندگی کے 10 سال باقی رہ جاتے ہیں۔اب ذرا غور فرمایئے اور سوچئے کہ کیا باقی ماندہ زندگی کے یہ دس سال ہم نمازیں پڑھنے یا دیگر عبادات میں گذارتے ہیں؟ نہیں جنابِ عالی ایسا بلکل نہیں ہے۔ بلکہ ہم میں سے اکثر تو بے نمازی جیتے اور بے نمازی مرتے ہیں (الا ماشاء اللہ) اسی کے متعلق تو علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ایک موقعہ پر کہا تھا:

مسجد تو بنالی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اور ایک دوسرے موقعہ پر یوں گویا ہیں:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

تو سنئے باقی ماندہ اس (10) سالہ زندگی کو ہم کھانے پینے ادھر اُدھر آنے جانے، بیوی بچوں کے ساتھ کھیلنے، عزیز رشتہ داروں اور دوستوں کو ملنے ملانے یا نمازی لوگ اس کے علاوہ کچھ وقت نماز وغیرہ پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ مگر بے نماز (اور بقول اقبال) پرانے پاپی کے یہ دس سال بھی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے تن پروری اور پاپ ہی میں گذر جاتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ دس برس کے اندر پکے سے پکا نمازی اگر روزانہ پانچ نمازیں پابندی سے ادا کرے تو 24 گھنٹوں میں ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ کی عبادت یعنی پانچ نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے۔

میرے دوستو: ہم نے تو اپنی اوسطاً 63 سالہ زندگی کا تجزیہ کیا (آپ بھی حساب لگائیں اور تجزیہ کرکے دیکھ لیں)

کہ اگر ایک پکے سے پکا نمازی روزانہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ پانچ نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے تو 63 برس میں صِرف (2 سال 7 ماہ اور 15 دن) کی مدت اس کی اللہ تعالے کی بندگی یعنی نماز پڑھنے میں صرف ہوتی ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ 63 برس میں ایک پکا نمازی اور دیندار آدمی اپنے اُس رب کو کتنا وقت دیتا ہے جس نے اسے صرف اور صرف اپنی عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا؟ اور اپنی تن پروری کے لئے کتنا وقت صرف کرتا ہے؟

انسان کی اس انتہائی غفلت کے باوجود اللہ تعالے نے اس کے آگے پیچھے، اوپر نیچے، دائیں بائیں اپنی نعمتوں کے جال بچھا رکھے ہیں۔

دوستو! کیا ہم سب رات اور دن اللہ تعالے کی نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو رہے؟ یاد رکھو اگر تم سو بھی رہے ہو تو جب بھی تم سراپا اللہ کی نعمتوں میں مست ہو۔ نیند کا آنا اور پھر اس سے ہماری رات یا دن بھر کی تھکان کو (ہماری بدمستیوں

اور نافرمانیوں کے باوجود) اللہ تعالے کا نیند کے ذریعے دور کردینا کیا یہ کوئی معمولی نعمت ہے؟ اللہ تعالی نے تو انسان کے رات اور دن کے اس سونے کو اپنی یادگاروں میں سے ایک یادگار اور نشانی بیان کیا ہے۔ اسی کو سورت روم آیت نمبر 23 میں فرمایا: ﴿ومن آیاته منامکم باللیل والنهار وابتغاؤکم من فضله إن فی ذلک لآیات لقوم یسمعون﴾

ترجمہ: (اور اس کی نشانیوں (یادگاروں میں) سے ہے تمہارا سونا رات اور دن میں، اور تلاش کرنا اس کے فضل (روزی کو) اس میں بہت پتے ہیں ان کو جو (بات کو) سنتے (اور اس کو محفوظ رکھتے) ہیں۔ (روم:23)۔

● ابھی گذشتہ دنوں مئی (2001) کے آخری ہفتے (اردو نیوز جدہ) کے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک خاتون جس کو دو برس سے بلکل نیند نہیں آرہی۔ اور نیند کے حصول کی خاطر امریکہ انگلینڈ مصر وغیرہ میں علاج معالجے کے تمام جتن پورے کرنے کرانے کے بعد اس نے اخبار میں اعلان کیا ہے کہ جو

شخص بھی علاج معالجے کے ذریعے مجھے میری نیند واپس دلا دے میں اسکو دو لاکھ سعودی ریال (جو کہ پاکستانی 32 لاکھ روپیہ بنتا ہے) انعام دوں گی۔ یہ وہی نیند ہے جو آج اللہ تعالے ہمیں ہماری نافرمانیوں کے باوجود مفت میں دے رہا ہے۔ بلکہ رات کے وقت اپنی حکمتِ عملی سے اللہ تعالے نے تمام مخلوق: جانور، حیوان، چرند، پرند ہر ایک پر ایک ہی وقت (رات میں) یہ نیند جبراً مسلط کردی۔ تاکہ خصوصاً میرے بندے اور عموماً میری دوسری مخلوق آرام کی نیند سو سکیں۔ اسلئے کہ اگر صرف ایک مخلوق پر نیند مسلط کردی جاتی اور دوسرے کو چھوڑ دیا جاتا تو انسان نہ رات سو سکتا اور نہ ہی دن میں آرام کرپاتا۔

اب ذرا غور فرمائیے کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ایسے محسن نے ہمیں جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہم اسی مقصد کی بجا آوری میں کوتاہی کرنے لگیں؟ اور 63 برس میں 53 سال اپنی تن پروری میں لگا دیں۔ اور صرف 2 یا 3 سال میں (معاذ اللہ) اس رب عظیم کو ٹرخا کر اس جنت کی امیدیں

باندھیں جسکے متعلق سورت الحدید آیت نمبر 21 میں فرمایا ﴿عرضها كعرض السماء والأرض﴾ کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے۔ (یعنی آسمان اور زمین دونوں کو اگر ملا کر رکھا جائے تو اس کی برابر جنت کا عرض ہوگا۔طول کتنا ہوگا؟ یہ اللہ ہی جانے (تفسیر عثمانی)۔

ایسی جنت کے حصول کی خاطر آیت مذکورہ میں اللہ تعالے تو یہ فرمائیں کہ: (دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف اور اس بہشت کی طرف کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے) مگر انسان دوڑنے کی بجائے جنت کے حصول کی خاطر اس کی طرف چلنا بھی گوارہ نہ کرے اور 63 برس کی زندگی میں سے صرف دو یا تین سال اللہ کی عبادت میں لگا کر ایسی لمبی چوڑی جنت کے حصول کی امیدیں باندھے۔تو کیا یہ احمقانہ حرکت نہیں؟

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اصل بات یہ

ہے کہ حرص اور شہوت نے چاروں طرف ہمیں گھیر رکھا ہے۔ طبیعت آرام پسند ہے۔خواہش ہوتی ہے کہ اسباب تنعم وتلذذ جمع ہوں۔دین واسلام کا نام بطور امتیاز وشعارِ قومی کے باقی رہے۔باقی نماز کس کی؟ روزہ کس کا؟ بلکہ ان احکام ماننے والوں کے ساتھ استخفاف واستہزا سے پیش آتے ہیں ۔صاحبو یہ کیسا دین ہے؟ ﴿قل بئسما يأمركم به إيمانكم إن كنتم مؤمنين﴾ (ایسا ایمان ایمان کہلانے کا حقدار نہیں) .

کسی کو یہ شبہ نہ رہے کہ میں تحصیل دنیا سے منع کرتا ہوں یا اسکے اسباب اور وسائل مثلاً انگریزی پڑھنا، صنائع جدیدہ ایجاد کرنا وغیرہ کو حرام کہتا ہوں۔بھلا بلا دلیل شرعی تعصباً اس پر حرمت کا فتوی دیکر اللہ تعالے پر افتراء کرنے والا بننا کیسے پسند کروں گا؟ ہرگز یہ میرا مطلب نہیں ہے۔خوب دنیا کماؤ، نوکری کرو، اس کے وسائل بہم پہنچاؤ، بلکہ ظاہری اطمینان اکثر باطنی اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے۔اس لئے کہ جس کی

روزی پریشان ہے اسکا دل پریشان ہے ۔ مگر دین کو ضائع مت کرو ۔ بے وقعت مت سمجھو ۔ تحصیل دنیا میں احکام کی پابندی رکھنے کی کوشش کرو ۔ دنیا کو دین پر ترجیح مت دو ۔ (اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب کہتے ہیں اور وہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلفاء میں سے تھے فرماتے ہیں)

کسب دنیا تو کر ہوس کم رکھ
اس پر تو دین کو مقدم رکھ
دینے لگتا ہے دھواں پھر یہ چراغ
اک ذرا اس کی لو کو مدھم رکھ)

جس جگہ دین اور دنیا دونوں تھم نہ سکیں ۔ اس وقت دنیا کے نفع کو چولہے میں ڈال دو ۔ دنیا کے علوم سیکھو تو نماز روزہ سے الگ مت ہو جاؤ ۔ علماء صلحاء کی صحبت سے مت بھاگو ۔ اپنے عقائد اور اعمال کو ان کی خدمت میں جا کر سنوارتے رہو ۔ تصحیح عقائد ، اعمال صالحہ کی پابندی ، وضع انسانی کے ساتھ اگر لندن جا کر بیرسٹر بن آؤ ، ڈاکٹریٹ کر آؤ ، ڈپٹی کلکٹر اور وکیل یا جج

بن آؤ ۔۔۔ چشم ما روشن دلِ ما شاد
ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہے ۔۔۔۔۔۔ ورنہ

مبادا دل آں فرومایہ شاد   کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

ایسے نکمے اور بے حیثیت شخص کا دل کبھی بھی خوش نہیں ہوسکتا جس نے کہ اپنے دین کو دنیا کی خواہشوں کے حوالے کر دیا ۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین أنعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین .

(حضرت تھانوی کی بات کچھ اضافہ کے ساتھ ختم ہوئی)

اسی کو اکبر الہ آبادی اپنے کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں:

قلزم کی تہہ ٹٹولو چاہے ائیر شپ میں جھولو
جب بھی یہی کہوں گا اللہ کو نہ بھولو

بس جس کے پاس شریعت بیضاء کا چراغ روشن ہے وہ دنیا کے کسی بھی ظلمت کدہ میں چلا جائے انشاء اللہ ٹھوکریں نہیں کھائے گا ۔

دوستو یہ بات یاد رکھو کہ 63 سالہ زندگی میں سے 2 سے

3 سال کا جو عرصہ آپ اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گذارتے ہیں۔بس یہی آپ کی اصل اور حقیقی زندگی ہے۔

اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ جیسے کسی انسان کی ڈیوٹی اگر آٹھ گھنٹے روزانہ ہو۔اب اگر وہ آٹھ گھنٹے امانت اور دیانت داری سے کام کرے گا تو یہ آٹھ گھنٹے اس کی اصل اور حقیقی ڈیوٹی شمار ہوگی۔اور مالک سے اسکا پورا پورا معاوضہ وصول کرے گا۔لیکن اگر ایک شخص ڈیوٹی پر تو حاضر ہوا۔مگر اس نے آٹھ گھنٹے کی بجائے صرف ایک گھنٹہ امانت اور دیانتداری سے کام کیا اور باقی سات گھنٹے کا وقت آفس میں سوکر یا ادھر ادھر گھوم پھر کر گذار دیا۔اور مالک کو اسکا پتہ چل گیا تو اسکی اصل اور حقیقی ڈیوٹی ایک گھنٹہ کاؤنٹ کی جائے گی اگرچہ اس نے آفس میں آٹھ گھنٹے ہی کیوں نہ گذارے ہوں اس لئے کہ اس کی اصل ڈیوٹی وہ ہے جو اس نے کام کیا اور وہ اسی کے معاوضہ کا مستحق ہے۔اگر یہ شخص ایک گھنٹہ کام کر کے

آٹھ گھنٹے کی محنت کا مطالبہ کرے تو سب اس کو بیوقوف کہیں گے۔اور مالک چاہے تو غصہ میں آ کر اسکو گیٹ آؤٹ (Get Out) کا جملہ سنادے۔

دوستو! بس میری اور آپ کی اصل اور حقیقی زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گذرے۔اسلئے کہ انسان کی اصل ڈیوٹی عبادت ہے۔بس جتنا وقت عبادت میں لگائے گا وہی اسکی اصل زندگی اور ڈیوٹی شمار ہوگی اگرچہ وہ دنیا میں ساٹھ ستر برس زندہ رہے۔اب میری اور آپ کی اپنی مرضی ہے کہ ہم اپنی اس 63 سالہ زندگی کو اصلی اور حقیقی زندگی بنالیں۔یا دو تین سال کو اصلی زندگی بنالیں اور باقی ماندہ زندگی کو بگاڑ لیں۔اللہ تعالے کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ ہی وہ کسی شخص کو زبردستی مناتا ہے۔بلکہ وہ تو خود ہی سورت بقرہ آیت نمبر 256 میں فرماتا ہے:﴿لا اِکراہ فی الدین﴾ کہ دینِ اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔بلکہ انسان کو اختیار دیتے ہوئے سورت کہف کی آیت نمبر 29 میں فرمایا:

﴿من شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر إنا أعتدنا للظالمين نارا﴾ (بس جوکوئی چاہے بات کو مانے اور جوکوئی چاہے نہ مانے۔ہم نے تو ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے)۔اسی آیت کی روشنی میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

درِ فیضِ محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتشِ دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
ارے فرزندِ خدا کہتے ہو عیسیٰ کو
تو دادا کون ہے ان کا بتائے جسکا جی چاہے؟

بس انسان کی اصل زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گزر جائے۔اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب نے یوں بیان کیا ہے:

مری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو
نہ پیری نہ طفلی نہ اس میں جوانی
جو چند ساعتیں یادِ دلبر میں گذریں
وہی ہے وہی میری کل زندگانی

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز اس دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔ مگر عالم (شخص) اور اللہ کی یاد، اور وہ چیز جس کے ساتھ اللہ کی یاد لگی ہوئی ہو وہ ملعون نہیں ہے....(الحدیث رواہ الطبرانی فی الأوسط ج 1 ص 122 باب فضل العالم والمتعلم ورواہ الترمذی فی الزھد کما فی المشکاۃ کتاب الرقاق.

اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ کی یاد نہ لگی ہوئی ہو وہ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ اور جو زندگی اللہ کی یاد سے غافل اور اسکی رحمت سے دور ہو بھلا وہ بھی کوئی زندگی ہے۔ بس آج ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے الا ماشاءاللہ.

ان تمام غفلتوں کے باوجود انسان پر اللہ کے تلطف اور کرم کی حد ہوگئی کہ دنیاوی امور میں انسان کا انہماک اور آخرت سے اس کی غفلت کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالے نے اس کے معمولی معمولی اعمال کا اجر وثواب اتنا بڑھا دیا کہ

انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ایک ایک کلمہ اور ایک ایک منٹ کے عمل پر اپنی بخشش اور رحمت کے دریا بہا دیئے۔ جیسا کہ آپ آئیندہ اس رسالہ میں دیکھیں گے (ان شاء اللہ)۔

بس اسی طرح انسان کی عمر کے وہ تمام سال جو غفلت اور ہٹ دھرمی میں گذر گئے (جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ 63 برس میں صرف 2 سے 3 سال کا عرصہ نمازی آدمی نماز یا عبادت میں گزارتا ہے اور باقی 60 سال اپنی تن پروری میں) بس اللہ تعالے اپنی رحمتِ خاصہ سے انسان کی عمر کے ایسے تمام کھاتے اور کھلے پورے کر دیتے ہیں جس میں اس نے کوتاہیاں اور اللہ کی نافرمانیاں کیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں اللہ تعالے کی ایسی ہی حیران کن اور بے حد کرم نوازیوں کا اندازہ کریں (ان شاء اللہ)۔

ایک اہم بات ہاں یہ بات ضرور یاد رہے کہ 63 سالہ زندگی کی یہ تقسیم ہم نے اپنے معاشرہ کے عام

لوگوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے۔ (اور ہمارے اس معاشرے میں کتنے فیصد لوگ پکے نمازی ہیں یہ بات تو سب ہی کو معلوم ہے) اللہ والوں کی زندگی کی یہ تقسیم نہیں ہے۔ ان کا تو سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا مرنا جینا سب کا سب عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالے ہمیں بھی ایسی زندگی نصیب فرمائے آمین.

اس کتابچہ میں مذکورہ اعمال کے کرنے میں آپکا اخلاص اور اللہ کی رضا کا دھیان جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا قرب اور اعمال کی قبولیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا (ان شاء اللہ) اللہ تعالے ہمیں ہر ہر عمل میں اخلاص اور اپنے لاڈلے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کاملہ کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

ابو طلحة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند نصیحت آموز باتیں

فرمانِ الٰہی ہے ذرا غور کریں

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں: ﴿ فذکّر إن نفعتِ الذکرٰی سیذّکّرُ من یخشی ویتجنّبها الأشقی الذی یصلی النار الکبرٰی ثم لا یموت فیها ولا یحیی﴾ (الأعلى : 9-12).

یعنی اگر کسی کو وعظ ونصیحت نفع دے تو آپ کو وعظ ونصیحت کرنا چاہیئے۔ بس نصیحت سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جس کے دل میں تھوڑا بہت خدا کا ڈر اور اپنے انجام کی فکر ہو جس بدقسمت کے نصیب میں دوزخ کی آگ لکھی ہے وہ کہاں سمجھتا ہے۔ اسے خدا کا اور اپنے انجام کا ڈر ہی نہیں جو نصیحت کی طرف متوجہ ہو اور ٹھیک بات سمجھنے کی کوشش کرے۔ (ایسے شخص کو) نہ موت ہی آئے گی کہ تکلیفوں کا خاتمہ کر دے اور نہ آرام کی زندگی ہی نصیب ہوگی۔ ہاں ایسی زندگی ہوگی جسکے مقابلہ میں موت کی تمنا کرے گا (العیاذ باللہ) (تفسیر عثمانی)۔

کیا ایسا شخص بدبخت نہیں؟

کیا ایسا شخص بخیل، مسکین اور بدبخت نہیں جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے (1440) منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد کے لئے نہیں لے سکتا حالانکہ فرمانِ الٰہی ہے کہ (میں نے جن وانس کو اپنی عبادت (ہی) کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور فرمایا (تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو)۔

یاد رہے کہ کثرت کا لفظ اللہ تعالےٰ کا بولا ہوا ہے کسی بندے کا نہیں۔ اور ذکر کو کثرت سے کرنے کا مطالبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، وہ اپنے بندوں سے ذکر کی کتنی کثرت چاہتا ہے اسکا اندازہ تو اللہ ہی جانے، بندے کے بس کی بات نہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری فرمایا کرتے تھے جن لوگوں کے دل اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں وہ روحانی اعتبار سے لولے لنگڑے اور لنجے ہوتے ہیں۔

۔۔۔مگر یہ ممکن نہیں

وعن محمد بن أبي عمرة و كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إن عبداً لو خر على وجهه من يوم ولد إلى أن يموت هرماً في طاعة الله لحقّره في ذلك اليوم ولودّ أنه ردّ إلى الدنيا كيما يزدادَ من الأجر والثواب) (رواه الإمام أحمد كما في المشكاة رقم : 5294).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر بندہ (اپنی) پیدائش کے دن سے لیکر بوڑھا ہوکر مرنے کے دن تک (یعنی ساری زندگی) اللہ تعالے کی اطاعت (وعبادت) کی غرض سے سجدہ ہی کے بل گرا رہے، تو (پھر بھی) وہ اپنی اس عبادت کو قیامت کے دن حقیر جانے گا۔ اور (معمولی اعمال پر ملنے والے عظیم اجر وثواب کو دیکھ کر) تمنا کریگا (اے کاش) اسے دوبارہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ اجر وثواب حاصل کرے) (مگر یہ ممکن نہیں) (رواہ الإمام احمد کما فی المشکاۃ رقم : 5294).

یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا : نیکی وہ سکہ ہے جو اسی ملک میں چلتا ہے۔ اور اسی ملک میں اور اسی زندگی میں بنتا ہے۔ اگلے ملک اور جہان میں یہ سکہ نہیں بنتا۔ آج اگر اسکی قدر تمہیں معلوم نہیں ہے تو کل قیامت کے دن جب ایک ایک نیکی کے واسطے خاک چھانتے پھروگے تو اس وقت اسکی قیمت خود بخود معلوم ہو جائے گی۔ مگر اس وقت تمہارا رونا دھونا اور نیکی کی طلب میں پیاری بیوی اور لاڈلے بیٹے کے سامنے واویلا کرنا کچھ کام نہ آئے گا (انتہی).

اسی کو حق تعالے فرماتے ہیں: ﴿یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرئ منهم یومئذ شأن یغنیه﴾ (عبس : 34-37)۔

ترجمہ: (جس دن بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتھ والی (یعنی بیوی) سے اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر مرد کو ان میں سے ایک فکر لگا ہوا ہے

ذرا سنبھلئے ورنہ وہ آپکو کچل کے رکھ دے گی

امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے : میں صوفیاء کے ساتھ رہا ہوں۔ اور ان کی دو ہی باتوں سے میں نے فائدہ اٹھایا۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ: وقت ایک تلوار ہے۔ یا تو تُو اسے کاٹ دے۔ ورنہ وہ تجھے کاٹ دے گی (اور کچل کے رکھ دے گی)۔ اور (اپنے) نفس کو تو حق میں مشغول کر دے۔ ورنہ وہ تجھے باطل میں مشغول کر دے گا۔

میں (ابن قیم) کہتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں کس قدر کام کی اور کس قدر جامع ہیں۔ اور کہنے والے کی بلند ہمت اور بیدارئ مغز پر دلالت کرتی ہیں۔

اور اس موضوع کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جیسے بزرگ ایسے لوگوں کی شان میں رطب اللسان ہوں جنکی باتیں اسقدر پرمغز ہوا کرتی ہیں۔

(ذکرہ ابن القیم فی مدارج السالکین الجزء 3 ص 128)

وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے

قيل : إضاعة الوقت أشد من الموت ، لأن إضاعة الوقت تقطع عن الله والدار الآخرة ، والموت يقطع عن الدنيا وأهلها.

کہتے ہیں کہ وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ سخت اور (خطرناک) ہے، اس لئے کہ وقت کا ضائع کرنا اللہ اور آخرت والے گھر (ہمیشہ ہمیشہ کی جنت اور اسکی بے مثال نعمتوں) سے جدا کرتا ہے، اور موت تو (صرف) اہل دنیا (اور اپنے عزیز واقارب سے) جدا کرتی ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ وقت کی قدر کرو۔ اس لئے کہ گذرا ہوا وقت لحد میں پڑے ہوئے مردے کی طرح ہے۔ اور مردے کو کبھی رو کر زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1 - ایک رات کی عبادت (30 ہزار) راتوں سے افضل

اسی کو اللہ تعالے سورت القدر آیت نمبر 3 میں فرماتے ہیں:

﴿لیلة القدر خیر من ألف شهر﴾ (یعنی اس رات میں نیکی کرنا ایسا ہے گویا ہزار مہینے تک نیکی کرتا رہا۔ بلکہ اس سے بھی زائد)۔ (تفسیر عثمانی)۔

(سبحان اللہ! امتِ محمدیہ پر اللہ کے تلطف اور کرم کی حد ہوگئی۔ گویا کہ انسان کی مجموعی عمر تو ارشادِ نبوی کے مطابق 60 سے 70 برس کے درمیان تھی جو مجموعی طور پر 70×365 دن = 25550 راتیں یا دن بنتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی مجموعی عمر کی 25550 راتوں میں سے صرف

لیلۃ القدر کی ایک رات اپنے اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسکو 70 سال نہیں بلکہ 83 سال 4 ماہ کی عبادت سے بھی زیادہ اجر ملے گا۔ گویا لیلۃ القدر کی صرف ایک رات کی عبادت کا اجر وثواب (30 ہزار) راتوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہوگا۔ جو اسکی مجموعی عمر سے بھی زیادہ ہے۔ اور اگر کسی انسان کو اسکی زندگی کے ہر سال یہ ایک رات نصیب ہوتی رہے تو (63×30000=(18,90,000 یعنی 18 لاکھ 90 ہزار راتوں سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ جو تقریبا (5250) سال کی عبادت کے برابر بنتا ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ انسان کو اسکی کل عمر سے کتنے گناہ زیادہ اجر وثواب مل رہا ہے ﴿وما ذلک علی الله بعزیز﴾۔ اور یہ بات اللہ تعالے کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ بس یہ انسان پر اللہ کے تلطف اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے؟

بس انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر سال شب قدر

(قدر وچین اور دل جمعی والی اس رات) کے حصول کی کوشش کرے جوشام سے لیکر صبح تک رہتی ہے۔اور یہ وہ رات ہے جسکی عظمت کو اللہ تعالے نے سات آسمانوں کے اوپر سے بیان کرتے ہوئے فرمایا﴿وما أدراک ما لیلة القدر﴾ جسکا مفہوم یہ ہے کہ اس رات کو جو عظمت اور فضیلت حاصل ہے وہ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿إنا أنزلناه في ليلة القدر ، وما أدراک ما ليلة القدر ، ليلة القدر خير من ألف شهر ، تنزل الملائكة والروح فيها بإذن ربهم من كل أمر سلام هي حتى مطلع الفجر﴾سورۃ القدر۔

★ ترجمہ: (ہم نے اسکو (یعنی قرآن کو) اتارا شب قدر میں۔اور آپ نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے۔ہر کام پر امان (وسلامتی) ہے۔یہ رات صبح کے نکلنے تک (ہے)۔

2 ۔ ایک منٹ میں 4 قرآن

حدیث شریف میں﴿قل هو الله أحد﴾کی تلاوت کو تہائی قرآن کے برابر کہا گیا ہے۔گویا کہ اسکی تین بار تلاوت سے ایک قرآن ختم کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔اور ایک منٹ میں آپ سورت اخلاص کو [12] مرتبہ بآسانی پڑھ سکتے ہیں،اس طرح آپ کو ایک منٹ میں (4) قرآن کریم کے ختم کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

دلیل (قال رسول الله ﷺ : والذي نفسي بيده إنها (أي سورة الإخلاص) لتعدل ثلث القرآن) (رواه البخاري كما في المشكاة باب فضائل القرآن).

★ ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے بے شک سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔(بخاری)۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک

رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے کی بھلا کس کو استطاعت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں [وہ] ﴿ قل هو الله أحد ﴾ ہے جو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(رواہ البخاری ورواہ مسلم رقم 811 فی (فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد).

یعنی اس اکیلی سورت کی تلاوت رات یا دن کے وقت اگر کوئی ایک مرتبہ بھی کر لیگا تو اس کو تہائی قرآن کے پڑھنے کا ثواب مل جائے گا اور تین مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن کی تلاوت کا ثواب ہوگا۔۔۔۔ اس طرح اگر آپ روزانہ ایک منٹ میں 12 مرتبہ سورت اخلاص پڑھ لیا کریں تو :

ایک دن میں (4) قرآن کا ثواب ہوگا۔
اور ایک مہینہ میں ۳۰×4=(120) قرآن کا ثواب۔
اور ایک سال میں 120×12=(1440) قرآن کا ثواب
اور 20 سال میں 1440×20=800و28 قرآن کا ثواب ملے گا۔ (یہ روزانہ آپ کے ایک منٹ کی قیمت ہے)

اور قرآن پاک میں (671و3و33) حروف ہیں اور ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس طرح (800و28) قرآنوں کے پہلے حروف بنائیں جبکہ قرآن میں (3671و33) حرف ہیں۔ پھر ان حروف کو (800و28) قرآنوں سے ضرب دیں۔ اس حساب سے جو نیکیوں کا عدد بنے گا وہ آپکے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

(سبحان اللہ) آپ کے روزانہ کے صرف ایک ہی منٹ کے عمل سے نیکیوں کے ایسے پہاڑ بن گئے کہ میرے جیسے انسان کے لئے ان کی گنتی ہی ناممکن ہے۔

یاد رہے کہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر ایک قرآن کے ختم کا مضمون حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح البخاری ۹۷۶/۸ میں ذکر کیا ہے۔ اور سورت اخلاص یہ ہے :

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾
لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

3۔ ایک منٹ میں (7320) نیکیاں

ایک منٹ میں آپ سورۃ فاتحہ لگاتار چھ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں اور سورہ فاتحہ کے (122) حروف ہیں۔ اس طرح سورت فاتحہ ایک مرتبہ پڑھنے سے تقریباً (1220) نیکیاں بنتی ہیں کیونکہ قرآن پاک کے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔

بس 6 مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے آپ کے نامۂ اعمال میں انشاء اللہ (7320) نیکیاں لکھدی جائیں گی، اور یہ صرف آپ کے ایک منٹ کی کمائی ہے۔ اگر آپ ایک منٹ روزانہ سورت فاتحہ کے پڑھنے پر لگا دیا کریں تو آپ کے نامہ اعمال میں مندرجہ ذیل نیکیاں لکھی جائیں گی :

ایک دن میں 7320 نیکیاں
ایک ماہ میں 7320×30=219600 نیکیاں
ایک سال میں 219600×12=2635200 نیکیاں
20 سال میں 2635200×20=52704000 نیکیاں

روزانہ صرف ایک منٹ دینے سے مذکورہ نیکیاں آپ کے

نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اے کاش کوئی صاحب اپنے روزانہ کے (1440) منٹوں میں سے چلتے پھرتے ہی ایک منٹ سورت اخلاص اور ایک منٹ سورت فاتحہ پڑھنے پر لگا دیا کرے۔

دلیل قال رسول الله ﷺ : (من قرأ حرفاً من كتاب الله فله حسنة ، والحسنة بعشر أمثالها ، لا أقول الم حرف ، ألف حرف ، ولام حرف ، وميم حرف) . (رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي : هذا حديث حسن صحيح كما في المشكاة باب فضائل القرآن) .

★ ترجمہ : (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض (ایک) نیکی ہے۔ اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے ، اور میم ایک حرف ہے)۔ (ترمذی، دارمی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے ۔ مشکاۃ باب فضائل القرآن)۔

4 ۔ دو سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں

اگر آپ روزانہ صرف ایک مرتبہ یہ چار کلمات :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کہدیں تو آپ کے نامۂ اعمال میں مؤمن مرد اور عورتوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھدی جائیں گی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مؤمنین کی تعداد کروڑوں سے تجاوز کرگئی ہے ؟

ان کلمات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے سے اگر بالفرض (کروڑوں نہ) صرف ایک کروڑ نیکی آپ کے نامۂ اعمال میں روزانہ لکھی جائے تو :

ایک ہفتہ میں سات کروڑ نیکیاں
اور ایک مہینہ میں 30 کروڑ نیکیاں
ایک سال میں 365 کروڑ نیکیاں آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

اور اگر انسان کی اوسط عمر 20 برس ہو تو حساب لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔ کیا انسان پر اللہ تعالے کے رحم وکرم کی کوئی حد ہے؟

دلیل **عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : (من استغفر للمؤمنين والمؤمنات ، كتب الله له بكل مؤمن ومؤمنة حسنة) .**

(حسنه الألباني في صحيح الجامع رقم : 6026) .

★ ترجمہ : (حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کے لئے بخشش (کی دعا) مانگے گا۔ اللہ تعالے اس کے بدلے میں اس کیلئے مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کی تعداد کے برابر (نیکیاں) لکھے گا۔(صحيح الجامع للألباني) .

5 دس سیکنڈ میں 40 ہزار نیکیاں

دس سیکنڈ میں آپ آئندہ صفحہ پر چوکھٹے میں دیئے گئے الفاظ ایک مرتبہ بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ بس جو شخص ان کلمات کو فجر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالی اسکے نامۂ اعمال میں اس دن چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

دس سیکنڈ کے عمل سے ایک دن میں 40،000 ہزار نیکیاں
ایک ماہ میں 12،00،000=30×40،000 نیکیاں
ایک سال میں 14400000=12×1200000 نیکیاں
اور 20 سال میں 288،000،000=20×1400000 نیکیاں

اور قرآن وحدیث کے مطابق ایک نیکی پر جو دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس طرح 000،000،288 × 10 = 0،000،000،288 نیکیاں بن جائیں گی۔

(دلیل) عن تميم الداري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من قال

بعد صلاة الصبح: (أشهدأن لا إله إلا الله وحده لا شريک له إلهاً واحداً صمداً، لم يتخذ صاحبةً ولا ولداً ولم يكن له كفواً أحد) كتب الله عزوجل له أربعين الف حسنة) (حديث حسن) ذكره ابن السني في عمل اليوم والليلة رقم: 126، وللمزيد ينظر صفحة رقم 113 وهامش رقم (5) من هذه الرسالة.

ترجمہ: (حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد

> أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ إِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

پڑھا تو اللہ تعالے اسکے لئے 40 ہزار نیکیاں لکھیں گے۔

6 ۔ صرف 4 منٹ کا عمل
اور آج اس سے افضل کوئی نہیں مگر...

سو نیکی لکھی جائے۔ اور سو برائی ختم۔ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سیر کرتے یا ڈرائیونگ کرتے یا کسی بھی کام میں مشغول ہونے کے باوجود حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ کلمات آپ کو زبانی یاد ہوں۔ آئیندہ چوکھٹے میں لکھے گئے کلمات آپ صرف ایک سو مرتبہ پڑھ لیں تو آپ کو مذکورہ ثواب مل جائے گا۔ یاد رہے کہ (100) کا عدد آپ (4) منٹ میں پورا کر سکتے ہیں۔

4 منٹ پر ایک دن میں 100 نیکیاں۔
ایک مہینے میں 3،000=30×100 نیکیاں۔
ایک سال میں 36،000=12×3،000 نیکیاں۔
20 سال میں 720،000=20×36،000 نیکیاں۔

اور ایک نیکی پر جو دس نیکیوں کا وعدہ ہے اسکے مطابق 720،000،0=20×720،000 نیکیاں بن جائیں گی۔ اور اتنے ہی آپ کے گناہ (اگر ہوئے تو) معاف ہو جائیں گے۔ اور :

ایک دن میں 10 غلام
ایک مہینے میں 300=10×30 غلام
ایک سال میں 3600=12×300 غلام
20 سال میں 72000=20×3600 غلام

آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

دلیل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من قال : ((لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو على كل شئ قدير)) في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب ، وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة ، وكانت له حرزاً من

الشیطان یوم ذلک حتی یمسی ، ولم یات أحد بأفضل مما جاء به إلا رجل عمل أکثر منه).

(رواه البخاری ومسلم کما فی المشکاة باب ثواب التسبیح والتحمید والتهلیل والتکبیر) ۔

ترجمۃ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص (مرد ہو یا عورت)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سومرتبہ کہہ لے اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا ۔ اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی ۔اور سو گناہ معاف ہونگے ۔اور اس دن شام تک اسے شیطان سے حفاظت رہے گی اور کوئی اس سے افضل چیز نہیں لاسکتا جو یہ لایا مگر وہ شخص جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے ۔(بخاری ومسلم) ۔

7 ۔ دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب

ایک ڈیڑھ منٹ میں آپ تقریباً (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں ۔اور اسی طرح (الحمد للہ) اور (لا إلہ إلا اللہ) اور (اللہ اکبر) صبح وشام ایک ایک منٹ میں بآسانی پڑھ سکتے ہیں ۔ان تمام کلمات کو صبح وشام سو سو مرتبہ کہنے سے آپ سو حج کا ثواب حاصل کرسکتے ہیں ۔اسی طرح ہر کلمہ پر جس اجر اور ثواب کا مندرجہ ذیل حدیث میں وعدہ ہے وہ حاصل کرسکتے ہیں ۔کیا ہے کوئی اس اجر وثواب کو لوٹنے والا؟

ایک دن میں (100) حج کا ثواب
اور ایک ماہ میں 3 ہزار حج کا ثواب
اور ایک سال میں 3000×12=36000 ہزار حج کا ثواب
اور 20 سال میں 36و000×20=72و000 ہزار حج کا ثواب ہوگا ۔

اسکے علاوہ اتنے ہی گھوڑے اللہ کے راستے یعنی جہاد میں لگانے کا ثواب ہوگا اور اتنے ہی غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

دلیل **عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ : (من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة ، ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله ، ومن هلل الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن أعتق مائة رقبة من ولد إسماعيل ، ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد بأكثر مما أتى به إلا من قال مثل ذلك أو زاد على ما قال)** (رواه الترمذي في كتاب الدعوات رقم (3471) وقال : هذا حديث حسن) .

★ ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت) (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کیئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے اور شام کو بھی (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) گھوڑے اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے۔ اور جو شخص (100) دفعہ صبح کو (لا إله إلا الله) کہے اور (100) دفعہ شام کو کہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کیئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (اللہ اکبر) اور شام کو بھی (100) مرتبہ (اللہ اکبر) کہے۔ تو کوئی اس دن میں اس سے بڑھ کر عمل نہیں لاسکتا مگر وہ شخص جو اسکی طرح کہے یا اسکے کہے ہوئے پر زائد کہے (ترمذی)۔

8۔ایک منٹ میں (1,000) نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف

ایک منٹ میں آپ بآسانی 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں۔ 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہنے پر آپ کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔اس طرح :

ایک منٹ کی محنت سے ایک دن میں (1000) نیکیاں۔
ایک ماہ میں 1000×30=30،000 نیکیاں۔
ایک سال میں 30،000×12=360،000 نیکیاں۔
20 سال میں 360،000×20=72،00،000 نیکیاں آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

دلیل عن مصعب بن سعد قال : حدثني أبي قال : كنا عند رسول الله ﷺ فقال : (أيعجز

أحدكم ان يكسِبَ كل يوم ألف حسنة ؟ فساله سائل من جلسائه : كيف يكسب أحدنا ألف حسنة ؟ قال : يسبح مائة تسبيحة فيكتب له ألف حسنة أو يحط عنه ألف خطيئة) (رواه مسلم برقم (6792)باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء كتاب الدعوات).

★ ترجمہ: (حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بھی عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے۔تو اس مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ: کس طرح ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی کما سکتا ہے؟ تو فرمایا: کہ (جو کوئی) سو مرتبہ (سبحان اللہ) کہے بس اسکے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی۔ اور ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے)۔(رواہ مسلم)۔

اس حدیث کی مزید تخریج کے لئے صفحہ نمبر 113 حاشیہ نمبر (8) ملاحظہ فرمائیں)۔

9 ۔ دو تین منٹ میں (3600) نیکیاں

دو تین منٹ میں اگر آپ کو (3600) نیکیاں ملتی ہیں تو کتنا سستا سودا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر آپ چاشت کی صرف دو رکعت نماز پڑھ لیا کریں تو آپ کے نامۂ اعمال میں:

ایک دن میں (3600) نیکیاں۔
ایک مہینے میں (108،000=30×3600) نیکیاں
ایک سال میں (1،296،000=12×108،000) نیکیاں
اور بیس سال میں : (25،920،000=20×1،296،000) نیکیاں

آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ یہ صرف دو رکعت کی نیکیوں کی تعداد ہے۔ اگر آپ کو دو کی بجائے چار رکعت نماز روزانہ کی توفیق مل جائے تو نیکیوں کا عدد (51،840،000) ہو جائے گا۔

کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کے بدن میں

360 جوڑ ہوتے ہیں۔ اور حدیث ہی کی رو سے انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔ 360 صدقے ایک دن میں کون کر سکتا ہے؟ تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ چاشت کے دو نفل ادا کر لیا کریں تو نماز میں ان تمام جوڑوں کی حرکت سے (360) صدقے کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ تو چونکہ ایک نیکی کرنے پر دس نیکیوں کا قرآن وحدیث میں وعدہ ہے تو اس حساب سے مذکورہ بالا تمام نیکیاں آپ کے نامۂ اعمال میں ان شاء اللہ لکھ دی جائیں گی۔

دلیل (1) : قال رسول الله ﷺ : (يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة ، فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة ، وكل تهليلة صدقة ، وكل تكبيرة صدقة ، وأمر بالمعروف صدقة ، ونهي عن المنكر صدقة ، ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى) رواه مسلم رقم 1668 في كتاب الصلاة باب استحباب صلاة الضحى).

★ ترجمہ (1) : (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ لازم ہے پھر ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، (لا الٰہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے، (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔ (رواہ مسلم)۔

★ ترجمہ دلیل (2) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان میں 360 جوڑ ہیں۔ پس اس پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے (روزانہ) صدقہ کیا کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ بھلا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ تو فرمایا مسجد میں پڑے رینٹھ (تھوک وغیرہ) کو دفن کرنا (یا صاف کرنا صدقہ ہے)، راستہ سے (تکلیف دہ) چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (اس طرح اگر تو اس عدد کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو بس چاشت کی دو رکعتیں تجھ کو کفایت کر دیں گی

(رواہ أبو داود فی کتاب الصلاة رقم 1285. ورقم 1286 ورقم 5243 ورواہ الإمام أحمد وابن حبان وابن خزیمه).

10 ۔ چلتے چلتے 2 سیکنڈ میں 300 نیکیاں

راستے میں چلتے چلتے اگر آپ کسی کو ایک مرتبہ بجائے گڈ مارنگ (Goodmorning) یا نمستے یا آداب عرض یا صباح النور کے (السلام علیکم) کہیں گے تو آپ کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر آپ ساتھ (ورحمة الله) کہہ دیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور اگر آپ اس کے ساتھ (وبرکاته) کا اضافہ کر دیں گے تو آپ کے نامہ اعمال میں اس دو سیکنڈ کے عمل سے 30 نہیں بلکہ 300 نیکیاں لکھدی جائیں گی۔ مکمل سلام پر چونکہ 30 نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اور ایک نیکی پر 10 کا وعدہ ہے۔ اس حساب سے 10×30 =300 نیکیاں بن جائیں گی۔ اور اگر آپ روزانہ کا یہ معمول بنالیں کہ میں نے ہر روز 10 مرتبہ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کے مکمل الفاظ کے ساتھ اپنے یا پرائے کو سلام

کرنا ہے تو مندرجہ ذیل عدد کے برابر (ان شاء اللہ) آپ کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھدی جائیں گی۔

ایک دن میں 10×10=200×100 = 10،000 نیکیاں صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔
ایک دن میں 10×20=200×100= 20،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمة الله) کہنے پر۔
ایک دن میں 10×30=300×100= 30،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمة الله وبركاته) کہنے پر۔
ایک مہینے میں 10،000 × 30 = 300،000 نیکیاں صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔
ایک مہینے میں 20،000 × 30 = 600،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمة الله) کہنے پر۔
ایک مہینے میں 30،000 × 30 = 900،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمة الله وبركاته) کہنے پر۔
ایک سال میں 300،000×12=3،600،000 نیکیاں صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک سال میں 600،000×12=7،200،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہنے پر۔
ایک سال میں 900،000 × 12 =10،8000،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔
بیس سال میں 3،600،000 × 20 =72،000،000 نیکیاں صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔
بیس سال میں 7،200،000×20=144،000،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہنے پر۔
اور بیس سال میں 10،800،000 × 20= 216،000،000 نیکیاں (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہنے پر آپ کے نامہ اعمال میں لکھدی جائیں گی۔

نیکیوں کے اس ان گنت عدد اور واضح فرق کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اتنا عظیم عدد صرف (السلام علیکم ورحمة الله وبركاته) کے مکمل الفاظ استعمال کرنے سے پیدا ہوا۔

میرے دوستو : یہ تو وہ نیکیاں ہیں جو آپ راستے میں چلتے چلتے بھی کما سکتے ہیں۔اس کے لئے تو باوضو ہو کر بیٹھنے کی بھی ضرورت نہیں ۔ اور یہی چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کے لئے نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتی ہیں مگر افسوس ایسی بدبختی پر کہ ہم دنیا کی دھن میں ایسے کھو گئے کہ ہمارا دھیان اس طرف جاتا ہی نہیں۔تو پھر اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ :

انسان کا دل اب سخت ہوا
اپنے ہی شغل میں مست ہوا
جب چھوڑ دیا قرآن کا سبق
قسمت کا ہوا بدبخت ہوا

قاله ابن المؤلف : طلحة بن محمد يونس قبل عدة أيام من كتابة هذه الأسطر حينما كان طالباً في دارالعلوم برى (انجلترا) متى 2001 حفظهما الله تعالى في الدارين .

دلیل عن عمران بن حصين قال : (جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال : السلام عليكم ، فرد عليه وقال : عشر . ثم جاء آخر ،

فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، فرد عليه وقال : عشرون . ثم جاء آخر فزاد وبركاته ، فرد وقال : ثلاثون) . قال الحافظ في الفتح ج 11 ص8 : أخرجه أبو داود والترمذي والنسائي بسند قوى ... وقال : واخرجه البخاري في (الأدب المفرد) من حديث أبي هريرة وصححه ابن حبان وقال : (ثلاثون حسنة) انتهى .

★ ترجمہ: (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا: (السلام علیکم)، آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: 10 (نیکیاں)۔ اسکے بعد دوسرا شخص آیا اس نے کہا (السلام علیکم ورحمۃ اللہ)، آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: 20 (نیکیاں)۔ پھر ایک اور شخص آیا اسنے (سلام کرتے ہوئے) (وبرکاتہ) کے لفظ زیادہ کہے، تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 30 (نیکیاں) (ابوداود ، ترمذی ، نسائی)۔